© rasailojaraid.com

تبصرہ کتب

اُردو صحافت کی ایک نادر تاریخ

مؤلف : مولوی محبوب عالم

مرتب : طاہر مسعود

ناشر : مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی۔ ۷-۹۳۔ این پونچھ روڈ، سمن آباد، لاہور

سالِ اشاعت : ۱۹۹۲ء

صفحات : ۳۹۲

قیمت : ایک سو پچاس روپے

مولوی محبوب عالم (م ۱۹۳۳ء) نے "کارخانہ پیسہ اخبار لاہور" کی جانب سے ۱۹۰۴ء میں ایک "فہرست اخباراتِ ہند" شائع کی تھی۔ اِس کی ترتیب و اشاعت کا محرک "پیسہ اخبار" (لاہور) کے بعض خریداروں کی جانب سے مولوی صاحب سے پوچھا جانے والا یہ سوال تھا کہ برصغیر کے اخبارات و جرائد کی کیا کوئی فہرست مل سکتی ہے؟ مولوی صاحب نے ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک مختلف زبانوں (اُردو، انگریزی، عربی، فارسی، گجراتی اور مراٹھی وغیرہ) میں شائع ہونے والے ۶۴۰ اخبارات و جرائد کے بارے میں بنیادی معلومات "فہرست اخبارات ہند" میں یک جا کر دیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ مولوی صاحب کے مستفسرین یا اُن کے دوسرے معاصرین نے اس فہرست سے کتنا استفادہ کیا مگر اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ ۸۸ سال کا عرصہ گزرنے پر اِس فہرست کو اُردو صحافت کی تاریخ کے حوالے سے ایک دستاویز کا درجہ حاصل ہوگیا ہے۔ فہرست میں جن ۶۴۰ اخبارات و جرائد کے بارے میں بنیادی معلومات دی گئی ہیں، اِن میں سے ۱۴۸ اُردو میں ہیں۔ آج اُردو صحافت کی متعدد تاریخوں اور تحقیقی مقالات کی اشاعت کے باوجود مولوی محبوب عالم کی "فہرست اخبارات ہند" سے تاریخِ صحافت کے طلبہ صرفِ نظر نہیں کر سکتے۔ زیرِ نظر اشاعت کے مرتّب جناب طاہر مسعود کو اِس فہرست میں اُردو کے ۴۲ ایسے اخبارات نظر آئے ہیں جن کے بارے میں کہیں کچھ دستیاب نہیں اور انہوں نے اِن اخبارات و جرائد کو اُردو کے "گمشدہ" اخبارات کا نام دیا ہے۔ (دیکھیے: ضمیمہ، ص ۳۲۳-۳۳۰)

"فہرست اخبارات ہند" کی ترتیب جدید میں مرتّب جناب طاہر مسعود کو بنیادی دلچسپی اُردو صحافت سے رہی ہے۔ باقی زبانوں کے اخبارات و جرائد کے بارے میں اُنھوں نے کچھ زیادہ تحقیق و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جستجو کا ثبوت نہیں دیا۔ غیر اُردو اخبارات و جرائد کے بارے میں مولوی محبوب عالم کی مہیا کردہ معلومات کو بغیر حواشی کے، چھ ضمیموں کی شکل میں مرتب کر دیا گیا ہے۔ اُردو اخبارات و جرائد کے حوالے سے الفبائی ترتیب سے پہلے ایک اخبار کے بارے میں "فہرست اخباراتِ ہند" کا متعلقہ حصہ نقل کیا گیا ہے اور پھر اِس پر حواشی لکھے گئے ہیں۔ حواشی کی طوالت کا انحصار دستیاب معلومات پر ہے۔ بحیثیت مجموعی جناب مرتّب نے مولوی محبوب عالم کی فہرست میں مذکور اخبارات کے بارے میں اُردو صحافت کی تاریخوں اور دوسرے ماخذوں سے ضروری لوازمہ سلیقے کے ساتھ یک جا کر دیا ہے۔ "فہرست اخباراتِ ہند" میں مسیحی جرائد - کوکب ہند (لکھنؤ)، مخزن مسیحی (الہ آباد) اور نور افشاں (لدھیانہ) کا ذکر کیا گیا ہے۔ اِسی طرح مسلم جرائد جو مسلم - مسیحی مناظرہ کے حوالے سے معروف تھے، ان میں انوار الاسلام (سیالکوٹ)، ضیاء الاسلام (امرتسر) اور قاسم الاخبار (بنگلور) کا تعارف دیا گیا ہے۔ جناب مرتّب ان جرائد میں سے کسی کی مجلّدات نہیں دیکھ سکے۔ (اُردو اخبارات کی مجلّدات کی عدمِ دستیابی کا اظہار اُنہوں نے اپنے مقدمے میں کیا ہے) اس لیے اُن کے مرقوم حواشی زیرِ نظر کتاب کی حد تک "اضافے" کے باوجود علمی سطح پر کوئی نئی معلومات نہیں دے سکے۔ حسنِ اتفاق سے ہمیں پندرہ روزہ "انوار الاسلام" (سیالکوٹ) کے کچھ شمارے دستیاب ہوئے ہیں، ان پر مبنی مقالہ "عالم اسلام اور عیسائیت" کی کسی آئندہ اشاعت میں پیش کیا جائے گا۔

جناب مرتّب نے حواشی نگاری میں بڑی محنت کی ہے مگر اس کے باوجود بعض کمزوریاں باقی رہ گئی ہیں۔ صفحہ ۴۳ پر مولوی محبوب عالم نے جس نادر جنتری کا ذکر کیا ہے، اِس کا سال صحیح طور پر درج نہیں ہو سکا صرف "۱۸ء" لکھا گیا ہے۔ یہ ۱۹۱۸ء اس لیے نہیں ہو سکتا کہ "فہرست اخباراتِ اُردو" ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی تھی۔ یقیناً یہ انیسویں صدی کا کوئی برس ہو گا۔

"گمشدہ اُردو اخبارات" کے تحت ماہنامہ "اصلاح" کا ذکر ہے۔ (ص ۳۲۴) یہ موضع کھجوا (بہار - انڈیا) کا مشہور شیعی جریدہ ہے جو تقسیم ہند کے بعد بھی بہت عرصہ شائع ہوتا رہا۔ (ممکن ہے اب بھی شائع ہو رہا ہو۔) کھجوا کی جگہ "کھمبوہ"، کتابت کی فاش غلطی ہے۔ اِسی طرح قادیانی جریدہ "بدر" [نہ کہ البدر] کو "گمشدہ" قرار دینا درست نہیں، بہت معروف جریدہ ہے۔ دوست محمد شاہد کی "تاریخ احمدیت" اور قادیانی سوانحی لٹریچر سے اس کے بارے میں بنیادی معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔

جناب مرتّب اور مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی کے منتظم ڈاکٹر وحید قریشی صاحب اہلِ علم اور بالخصوص اُردو صحافت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والوں کی جانب سے مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اُنہوں نے "فہرست اخباراتِ ہند" کو مفید تر شکل میں "اُردو صحافت کی ایک نادر تاریخ" کے نام سے پیش کیا ہے۔

کتاب سفید کاغذ پر مناسب کتابت میں شائع ہوئی ہے اور گتے کی جلد سے مزین ہے۔ (اختر راہی)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

امریکی عزائم اور اہل دین کی ذمہ داری

نومبر ۱۹۹۴ء میں لندن میں مقیم کچھ اہل علم نے صوبہ سرحد (پاکستان) سے تعلق رکھنے والے عالمِ دین مولانا مفتی عبدالباقی صاحب کی سرپرستی میں "ورلڈ اسلامک فورم" کے نام سے ایک تنظیم قائم کی جس کے چیئرمین مولانا زاہدالرشدی ہیں۔ مولانا زاہد الراشدی کی ادارت میں شائع ہونے والا ماہنامہ "الشریعہ" (گوجرانوالہ) "اب الشریعہ اکیڈمی (گوجرانوالہ) کے ساتھ ساتھ ورلڈ اسلامک فورم (لندن) کا بھی ترجمان ہے۔ ورلڈ اسلامک فورم کی جانب سے فکری نشستوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ اشاعتی سرگرمیاں بھی جاری ہیں۔ حال ہی میں فورم کی جانب سے زیرِ نظر پمفلٹ **"عالم اسلام کی خود مختاری اور** مذہبی آزادی کے خلاف امریکی عزائم اور اہل دین کی ذمہ داری" **شائع ہوا ہے۔ اس پمفلٹ میں ایک نظم** "ظالم امریکی استعمار"، "رتہ دوسٹر توہین رسالت کیس" کے **بارے میں ابتدائی مطالعاتی جائزہ اور ورلڈ** اسلامک فورم کے زیرِ اہتمام امریکی عزائم کے خلاف پہلے علماء کنونشن کی رپورتاژ شامل ہے۔

"رتہ دوسٹر توہینِ رسالت کیس" وطن عزیز کی مسیحی برادری اور سیکولر طبقے کے لیے قانون توہینِ رسالت کے خلاف مہم کا ذریعہ بنا ہوا ہے۔ اس کیس کے ملزموں میں سے ایک سلامت مسیح کے بارے میں بارہا کہا گیا ہے کہ وہ ان پڑھ اور نابالغ ہے، بھلا وہ کس طرح تحریری طور پر توہینِ رسالت کا مرتکب ہوسکتا ہے؟ اور وہ نابالغ ہونے کی بنیاد پر ہی ضمانت پر رہا ہوسکا ہے۔ تاہم زیرِ نظر پمفلٹ کے جائزے کے مطابق

> وہ [سلامت مسیح] لکھ پڑھ سکتا ہے اور اُس کے بالغ ہونے کی تصدیق بھی طبی معائنے سے ہو سکتی ہے۔ مزید براں --- سلامت مسیح کے والد نے جو کراچی میں رہتا ہے، متعدد تحریرات میں تسلیم کیا ہے کہ اُس کے لڑکے نے [توہینِ رسالت کی] یہ حرکت کی —

ورلڈ اسلامک فورم نے ایک ریٹائرڈ سیشن جج کی نگرانی میں تحقیقاتی کمیٹی قائم کی ہے جس میں ماہرینِ قانون اور علماء کے ساتھ مسیحی رہنما فادر روفن جولیس کو شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔

امریکی عزائم کے خلاف علماء کنونشن کی رپورتاژ اِس لحاظ سے دلچسپ ہے کہ یہ پاکستان کے ایک فعال مکتبِ فکر کی سوچ کی عکاسی کرتی ہے۔ خواہش مند حضرات یہ پمفلٹ ڈاک خرچ ارسال کر کے الشریعہ اکیڈمی، مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ - پوسٹ بکس ۳۳۱ سے منگوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com